



سوال

(118) مسئلہ روایت الہی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ کیونکہ یہاں ہر چند لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ اور مندرجہ ذیل حدیث پیش کرتے ہیں:

”نسائی میں عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”أَتَعْبُونُ أَنْ تَكُونَ الْخَلَّةَ لِابْرَاهِيمَ وَالْكَوْمُ لِمُوسَى وَالرُّؤْيَا لِمُحَمَّدٍ“ ”کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے خلیل بنایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے سرفراز کیا اور محمد ﷺ کو رویت کا شرف بخشا۔“ (مسند رک حاکم، ج: ۱، ص: ۱۳۳، سنن نسائی الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۴۷۲، کتاب التفسیر قولہ تعالیٰ ما کذب النورادارای)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رویت بالفواد والقلب کے قائل ہیں۔ اس روایت... رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ... کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس روایت سے مراد رویت قلبی ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی فرماتے ہیں: ”بفوادہ“ اور ایک روایت میں ہے: ”بقلبہ“ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو فواد و قلب کے ساتھ دیکھا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راه نزله اخری، ج: ۱)

لہذا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ والی اس روایت اور آیت کریمہ:

لَأَمْرٌ لَهُ الْإِنصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْإِنصَارَ (۱۰۳) (الانعام)

(”اسے کوئی نگاہ نہیں پاسکتی اور وہ سب نگاہوں کو پالیتا ہے۔“ میں کوئی منافاة نہیں۔

حافظ ابن کثیر... رحمہ اللہ العظیم الخیر... سورہ نجم کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وفی روایہ عنہ أنه أطلق الروية، وهي ممولية على المقيدة بالفواد، ومن روي عنه بالبصر فقد أغرب، فإنه لا يصح في ذلك شيء عن الصحابة رضي الله عنهم وقول البغوي في تفسيره: وذنب جمانة إلى أنه رأي بعينه، وهو قول أنس والحسن وعكرمة فيه نظر، والله أعلم

(”ابن عباس فرماتے ہیں آپ ﷺ نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو دودھ دیکھا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھنے کو مطلق رکھا ہے۔ اس مطلق کو بھی مقید پر محمول کیا جائے گا



کہ آپ ﷺ نے اپنے دل سے دیکھا، جن لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انہوں نے ایک غریب قول کہا ہے، اس لیے کہ صحابہ سے اس بارے میں کوئی چیز صحت کے ساتھ مروی نہیں۔ امام بغوی فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، جیسے: انس اور حسن اور عکرمہ۔ ان کے اس قول میں نظر ہے۔“

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: (امی) کیا محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ”تیری اس بات پر تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تین باتیں کیا تو سمجھ نہیں سکتا جو شخص تجھ سے وہ بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔ اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (۱۰۳) [انعام]

وَكَانَ لِشِرْآنَ يَكْفُرُ اللَّهُ الْأَوْخِيَا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ (۵۱) (الشورى)

اور جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ آپ ﷺ کل کو ہونے والی بات جانتے تھے اس نے بھی جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَإِن تَرَىٰ نُفْسًا مَّا فَآ تَخْبُ عَدَا (۳۴) (لقمان)

اور جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ نبی ﷺ نے وحی سے کچھ چھپا رکھا وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغُوا مَا أَنزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم

بلکہ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دوبار دیکھا تھا۔“ (بخاری کتاب التفسیر سورة النجم ح: ۲۸۵۵، مسلم کتاب الایمان باب معنی قول اللہ (وَأَنذَرْتَهُمْ زَلْزَلَةً أُخْرَى ح: ۱۷۷۷)

شعبی کہتے ہیں کہ عرفات میں کعب رضی اللہ عنہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے کوئی بات پوچھی۔ پھر کعب نے اتنے زور سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑ گونج لٹھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم بنو ہاشم ہیں (یعنی ہم پر اتنا غصہ نہ کیجیے) کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام میں تقسیم کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دوبار کلام کیا اور محمد ﷺ نے دوبار اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مسروق کہتے ہیں کہ پھر میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر پوچھا کہ: ”کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟“ انہوں نے جواب دیا کہ: ”تم نے ایسی بات کہی، جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔“ میں نے کہا: ذرا سوچ لیجیے۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی:

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّ الْخُبْرَى (۱۸) (النجم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے کہنے لگیں: ”تیری عقل کہاں گئی؟ وہ تو جبریل ﷺ تھے، جو شخص تجھے یہ بتائے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا یا کچھ حصہ چھپایا، جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا یا وہ باتیں جانتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت:

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (۲۴) (لقمان)

میں بتائیں اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ بلکہ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو اس کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا۔ ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک دفعہ (مکہ



کے محل) جیاد میں۔ اس کے چھ سو (۶۰۰) پتھے۔ اور اس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔“ (ترمذی البواب التفسیر باب ومن سورة النجم، ح: ۳۲۷۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

بَاكَذِبَ الْفَوَاحِشِ (۱۱) (النجم)

اور کہا کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل (کی آنکھ) سے دیکھا تھا۔“ [ترمذی البواب التفسیر]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: ”کیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟“ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: ”وہ تو نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھ سکتا ہوں؟“ (@ مسلم کتاب الایمان باب فی قوله علیہ السلام نورانی آراہ ترمذی البواب التفسیر ح: ۱۷۸)

ان آیات و احادیث سے وضاحت ہو گئی کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو اس دنیا میں ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اور عالم آخرت میں اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا صراحت کے ساتھ احادیث صحیحہ میں مذکور ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص